غیر ملکی طلباء کو ویزہ نہ ملا تو

مدارس کی رجسٹریشن روک دیں گے

مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہ

مولانا قاری حنیف جالندھری مدظلہ سے ایک موقر ہفت روزہ جریدہ نے دینی مدارس کی رجسٹریشن اور دیگر اہم ایشوز پر تفصیلی گفتگو کی ہے۔ اس گفتگو کا احوال نذر قارئین ہے۔ (ادارہ)

نمائندہ: قاری صاحب مدارس کے غیر ملکی طلبہ کا معاملہ اب ایک بار پھر متنازعہ طور پر زیر بحث آرہا ہے، حکومت نے غیر ملکی طلبہ کو ویزہ جاری نہ کرنے کا اعلان کر دیا ہے اب اس حوالے سے مدارس کیا حکمت عملی اپنانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

قاری حنیف جالندھری: دیکھیں جی ہمارا موقف بڑا واضح ہے، حکومت کے حوالے سے جو حالیہ فیصلہ سامنے آیا ہے وہ صدر جنرل پرویز مشرف سے ہماری فروری 2006ء میں ہونے والی ملاقات کے طے شدہ اصولوں کی خلاف ورزی ہے، صدر مشرف نے بہت واضح الفاظ میں کہا تھا کہ اس معاملے پر تفصیلی بات ہوگی اور اس معاملے کو افہام وتفہیم سے حل کیا جائے گا اس کے لئے ایک قومی پالیسی کی تشکیل اور تمام امور کو اتفاق رائے سے حل کرنے پر اتفاق ہوا تھا لیکن حکومت کی جانب سے وقتاً فوقتاً ہم سے طے ہونے والی باتوں کی مخالفت یا متنازعہ اقدامات سامنے آتے رہی ہیں اور حالیہ فیصلہ بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے، ہم اس فیصلے کو مسترد کرتے ہیں یہ کسی طرح بھی آئینی قانونی بات نہیں ہے، مدارس کے طلبہ خواہ وہ ملک کے اندر ہوں یا ملک کے باہر یہ سب دین کی تعلیم اور دین کی ترویج کے لئے سرگرم عمل ہیں جو طالب علم تمام قانونی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے مدارس میں داخلہ حاصل کر رہا ہے اس کو آپ کس طرح روک سکتے ہیں یہ تو انسانی حقوق کی بھی خلاف ورزی ہے، ہماری جامعات میں میں کیا غیر ملکی طلبہ نہیں ہیں؟ صرف دینی مدارس کے حوالے سے اس قسم کے فیصلے امتیازی ہیں جو کسی طرح ملک وقوم کے مفاد میں نہیں ہیں۔

نمائندہ: لیکن قاری صاحب مدارس کے حوالے سے خود حکومت اور عالمی برادری کے تحفظات رہے ہیں، جامعات کے طلبہ کے حوالے سے ماضی میں ایسی شکایات نہیں رہیں لیکن مدارس کے طلبہ کے حوالے سے یہ اطلاعات رہی

ہیں کہ مدارس کے طلبہ مسلح جدو جہد میں حصہ لیتے رہے ہیں، اور اسی بنیاد پر اس طرح کے اقدامات کئے جارہے ہیں؟

قاری حنیف جالندھری: ہم سمجھتے ہیں کہ یہ مغرب کا پروپیگنڈہ ہے، جو بہت زیادہ رہا ہے، مغرب بالخصوص اسلام دشمن قوتوں کو مدارس سے خوف ہے، ہم نے بارہا کہا کہ مدارس کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں ہے اگر کسی طالب علم کے انفرادی فعل کے حوالے سے کسی کے پاس ثبوت ہیں تو وہ سامنے لائے جائیں ہم کسی بھی غیر قانونی سرگرمی میں ملوث فرد کی حمایت نہیں کریں گے، آپ دیکھیں مدارس کا کردار ہمیشہ سے فلاحی وتعمیری رہا ہے، ہم اپنی مدد آپ کے تحت کام کررہے ہیں، اسلام دشمن قوتوں کا یہ خوف ہے کہ جو طلبہ مدارس میں دین کی تعلیم حاصل کررہے ہیں وہ کل ان کے لئے مشکل صورتحال پیدا کرسکتے ہیں، حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مدارس کے طلبہ نے کبھی بھی ایسی سرگرمیوں میں حصہ نہیں لیا پاکستان کے ہر مدرسہ میں زیر تعلیم طالب علم اپنے نصاب سے وابستہ ہیں اور یہ طالب علم مکمل طور پر قانونی اور مدارس کے مروجہ قواعد وضوابط میں رہتے ہوئے اپنی تعلیمی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔

نمائندہ: گویا مدارس کے طالب علموں سے متعلق حکومت کے جو تحفظات ہیں کیا وہ سراسر بے بنیاد ہیں؟

قاری حنیف جالندھری: جی ہاں، یہ تحفظات محض الزامات پر مبنی ہیں، دیکھیں میں آپ کو بتاتا ہوں، آپ بتایئے مدارس میں کبھی طلبہ میں تصادم ہوا، مدارس میں کبھی ڈنڈے، گولیاں، خونریزی ہوئی، مدارس کے طالب علموں کے اغوا ہوئے، کبھی کسی مدرسے کے حوالے سے آپ نے سنا کہ وہاں رینجرز تعینات کرنا پڑی ہو، ایسا کبھی نہیں ہوا، مدارس کا ماحول پرامن، پرسکون ماحول ہے، مدارس سے کبھی دہشت گردی نہیں ہوئی، البتہ مدارس کے خلاف دہشت گردی ضرور ہوئی ہے۔ علماء شہید ہوئے، مدارس پر حملے ہوئے، ہم نے کبھی منفی سرگرمیوں میں حصہ نہیں لیا، آج ملک کے کسی بھی مدرسے کے حوالے سے حکومت نے یہ بات ثابت نہیں کی کہ اس مدرسے کے ٹریننگ کیمپ ہیں، اچھا صرف یہی نہیں بلکہ مغرب جو ہمیشہ سے مدارس کے خلاف متحرک رہا ہے، وہ بھی کبھی ثابت نہیں کرسکا اب محض الزامات اور خدشات کی بنیاد پر آپ پورے سسٹم کو ختم کردیں یہ سراسر انصاف کے خلاف ہے، ہم اس کی مذمت کرتے ہیں۔

نمائندہ: قاری صاحب! مدارس کے اس تصور کو ختم کرنے میں بھی کوئی خاص اقدام نہیں ہوا ہے، مختلف مدارس کے درمیان رابطے نہیں ہیں، مسلکی اختلافات کی بنیاد پر تکفیر ہوتی رہی ہے، ایک دوسرے کو قبول نہ کرنے کی روایت کے سبب ہی مغرب نے مدارس کی کردار کشی کی ہے، کیا یہ درست نہیں؟

قاری حنیف جالندھری: نہیں ایسا نہیں ہے، ماضی میں شاید ایسا رہا ہو مگر آج الحمدللہ تمام مدارس متحد ہیں، ہماری مشترکہ تنظیم جو مدارس کے تمام وفاق بورڈوں کا اتحاد ہے، اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ کے نام سے وہ کئی برس سے مشترکہ ومتفقہ جدوجہد کررہا ہے، ہم ایک دوسرے کے پروگراموں میں شریک ہوتے ہیں، ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر ایشوز

پر بات کرتے ہیں کوئی اختلاف نہیں ہے سب اپنے اپنے عقیدے، نظریئے پر اپنے اپنے طور پر چل رہے ہیں، لہٰذا یہ کہنا کہ اختلافات ہیں، یہ صحیح نہیں ہے۔

نمائندہ: قاری صاحب اب! جب کہ حکومت نے واضح فیصلہ دے دیا ہے ایسے میں آپ کیا کریں گے؟

قاری حنیف جالندھری: دیکھیں ہم نے اپنے تمام قائدین سے مشاورت کی ہے، ہم تنظیمات کا اجلاس طلب کر رہے ہیں، حکومت سے بات چیت کے لئے رابطے ہوئے ہیں۔ وفاقی وزیر مذہبی امور اعجاز الحق صاحب کو تشویش وتحفظات سے آگاہ کر دیا ہے، ہم صدر مشرف سے ملاقات کے لئے کوشاں ہیں، ہم سمجھتے ہیں کہ اگر وہ دلچسپی لیں گے تو ماضی میں جس طرح کئی ایشوز افہام وتفہیم سے حل ہوئے یہ بھی حل ہو جائے گا، ہم احتجاج کر رہے ہیں مگر ہمارا احتجاج آئین وقوانین کے دائرے کے اندر ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں دیوار سے لگانے کا عمل ترک کر دیا جائے، محض منفی پروپیگنڈہ کی بنیاد پر مدارس کے خلاف اقدامات ملک وقوم کے مفاد میں نہیں، ہم اپنے اجلاس میں تمام امور پر غور کریں گے اور جو اتفاق رائے سے طے ہوا اس پر عملدرآمد کریں گے۔

نمائندہ: قاری صاحب! مدارس کے غیر ملکی طلبہ کے حوالے سے یہ شکایت بھی رہی ہے کہ غیر ملکی طلبہ مدارس میں داخل ہو کر بعض ایسی سرگرمیوں میں ملوث ہو جاتے ہیں کہ جس سے مدارس میں بیرونی مداخلت بڑھ جاتی ہے، اور طلبہ کا رجحان تبدیل ہوتا ہے؟

قاری حنیف جالندھری: یہ سراسر بے بنیاد بات ہے، مدارس کے طلبہ صرف نصابی سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں ہاں اگر ایک آدھ معاملے میں کسی طالب علم نے انفرادی طور پر منفی سرگرمی میں حصہ لیا بھی ہو تو اس کو پورے سسٹم پر لاگو نہیں کیا جانا چاہیے، کسی جامعہ کے ایک طالب علم کے منفی سرگرمی میں ملوث ہونے پر تمام جامعات وکالجز کو مطعون تو نہیں کیا جاسکتا، لہٰذا مدارس کے حوالے سے بھی ایسا ہونا چاہیے اگر حکومت یونہی دہرا معیار رکھے گی تو یہ معاملہ بہت سے مسائل کو جنم دے گا، مدارس کبھی بھی حکومت پر بوجھ نہیں رہے، آج اگر مدارس کے کردار کو دیکھیں تو مدارس کا ماضی وحال شاندار ہے۔ ہمارے مدارس کے کسی طالب علم کو نوکری کے لئے سرکار کے دروازے پر جوتے چٹخانے کی ضرورت نہیں ہوتی، ہمارے طالب علم کسی کرپشن اور بدعنوانی کا حصہ نہیں بنتے، ہم دین کا کام کرنے والے لوگ ہیں۔ مساجد آباد کرنا، علم کی روشنی پھیلانا، قرآن وسنت کی تعلیم دینا ہمارا اولین فریضہ ہے، لہٰذا ہم سمجھتے ہیں کہ جو الزامات ہم پر لگائے جارہے ہیں، وہ ایک خاص ایجنڈا ہے یہ ایجنڈا بیرونی ہے، تاوانی کہہ لیں یہ خاص مفادات ہیں، بعض ہمارے لوگ بھی اس کا حصہ بن گئے ہیں۔

نمائندہ: گویا آپ کہہ رہے ہیں کہ مدارس کے خلاف اقدامات بیرونی دباؤ اور خاص ایجنڈے کے تحت

ہورہے ہیں؟

قاری حنیف جالندھری: بظاہر تو ایسا ہی لگ رہا ہے آج محض یکطرفہ اقدامات ہورہے ہیں، ہم سے مشاورت کے بغیر اگر کوئی فیصلہ ہوتا ہے تو لامحالہ یہ بات اس کا بیّن ثبوت ہے کہ ان اقدامات کا مقصد مدارس کی کردار کشی ہے، آج عالم اسلام میں پاکستان سربراہانہ حیثیت کا حامل ہے، عالمی طور پر تمام مسلمان ممالک کی نظریں پاکستان کی جانب لگی ہوئی ہیں، پاکستان کا تشخص، اس کے اسلامی تشخص کو ختم کرنے اور کم کرنے کے لئے سازشیں ہوتی رہی ہیں، کبھی پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ نکالنے کے ذریعے کوئی سازش سامنے آتی ہے اور کبھی نصاب تعلیم میں ترامیم کے حوالے سے کوئی شوشہ سامنے آتا ہے، لہٰذا یہ سازش ایک گہری سازش ہے، جسے حکمرانوں کو بھی سمجھنا چاہیے۔

نمائندہ: نصاب تعلیم کا آپ نے ذکر کیا اس حوالے سے یہ کہا جارہا ہے کہ صرف مدارس کا ہی نہیں دیگر تعلیمی اداروں کا بھی نصاب مرتب کیا جارہا ہے، اس پر کیا اعتراض کی بات ہے، کیا ہمیں جدید تقاضوں سے ہم آہنگ نہیں ہونا چاہیے؟

قاری حنیف جالندھری: جی ہونا چاہیے، مگر دیکھنا یہ ہوگا کہ آپ کے اس اقدام کا مقصد کیا ہے، اس کے پس پشت کیا نیت ہے، اگر نیت اصلاح و جدید تقاضوں سے ہم آہنگ ہوکر اپنے تعلیمی مدارس و مدارج کو اپ ڈیٹ کرنا ہے، تو یہ ٹھیک ہے لیکن اگر مقصد اسلامی روح و تشخص کو ختم کرنا ہے تو یہ صحیح نہیں ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ مغرب کی کوشش ہے کہ نصاب تعلیم کو سیکولر بنادے تو یہ غلط ہے۔ ہم ایک اسلامی مملکت میں ہیں، ہمارے نظریات ہیں، عقائد ہیں، ہم ایسی تبدیلی جو ہمارے اسلامی تشخص و روحانی کردار کو متاثر کرے، شریعت سے متصادم ہو تو اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی، ہم سیکولر نظام تعلیم کے حق میں نہیں ہیں۔ مدارس حکومت کے فنڈز پر نہیں چل رہے، ہم مدارس کو مخیّر حضرات کے تعاون سے اپنی مدد آپ کے تحت چلارہے ہیں۔ لہٰذا اب اگر حکومت نصاب تعلیم کو اس طرح کرے کہ مدارس کا کردار مسخ ہوجائے تو اس کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ہمارا نصاب جدید ہے، ہم انگریزی اور کمپیوٹر کی تعلیم بھی رائج کرچکے ہیں، ہم نے اپنے نصاب کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً تبدیلیاں کی ہیں، لہٰذا ہم مطمئن ہیں۔

نمائندہ: لیکن قاری صاحب مدارس کے طالب علم انٹرنیٹ، انفارمیشن ٹیکنالوجی، جدید اصول سیاسیات اور معاشیات سے تو بالکل ناواقف ہیں، حتیٰ کہ مدرسین تک عالمی صورتحال سے ناواقف ہیں، ہمارے خطباء حضرات کے حوالے سے بھی یہ شکایت عام ہے کہ وہ چند واقعات یاد کرچکے ہیں، ہر جمعہ کو انہیں دہرادیا جاتا ہے یا اسلام کے خلاف عالمی سازشوں کا ذکر چھیڑ کر امریکہ، برطانیہ اور اہل مغرب کو لعن طعن کی جاتی ہے، اس بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟

قاری حنیف جالندھری: نہیں ہم سمجھتے ہیں کہ ایسا نہیں ہے، مدارس کے طلبہ جدید انفارمیشن ٹیکنالوجی اور عالمی

حالات اور علوم سے واقفیت حاصل کر رہے ہیں، لیکن آپ جانتے ہیں کہ ہر فیلڈ کی ایک خصوصیت ہوتی ہے۔ یونیورسٹی کے طالب علم ہر شعبہ میں مہارت نہیں رکھتے، ہر ڈاکٹر ہر شعبہ کا ماہر نہیں ہے، ایک آئی ٹی کا طالب علم علوم دینیہ پر مہارت نہیں رکھ سکتا ہے یقیناً اس کی مہارت آئی ٹی پر ہوگی لیکن آپ چاہتے ہیں کہ علوم دینیہ کا ماہر طالب علم تمام دنیاوی پر بھی کامل دسترس کا حامل ہو تو یہ سراسر زیادتی ہے، ایک ہارٹ اسپیشلسٹ آنکھوں کے مرض کا علاج نہیں کر سکتا، ایک ماہر تعلیم معاشی امور کا ماہر نہیں ہو سکتا۔ ایک فٹ بال کا کھلاڑی ماہر کرکٹر نہیں ہو سکتا تو پھر دینی مدرسے کے طالب علم سے آپ کیوں توقع کر رہے ہیں کہ وہ تمام شعبہ جات میں خاص مہارت رکھتا ہو، اسے فقہ، اصول دین، ناظرہ حفظ اور علوم دینیہ پر بھی مہارت حاصل کرنی ہے، اس کا خاص ہدف تو دینی تعلیم ہی ہے۔ البتہ یہ ٹھیک ہے کہ اسے دیگر علوم پر بھی اتنی واقفیت ضرورت رکھنی چاہیے کہ وہ اپنے رائے کا اظہار کر سکے، رہی بات خطباء حضرات کی، تو چونکہ اسلام کے خلاف مذموم سازشوں اور رویئے کا اظہار ان ہی اقوام کی جانب سے ہو رہا ہے، افغانستان، عراق، ایران سمیت ہر مسلمان ملک کے خلاف ان ہی ممالک کی حکومتوں کا ردعمل سخت ہے، تو پھر اس پر مسلمانوں کا غم و غصہ عین فطری ہے، اس سے انکار تو ممکن نہیں ہے۔

نمائندہ: قاری صاحب کیا بات ہے کہ ان ہی ممالک سے ہمارا اختلاف ہے، مگر ہمارے مذہبی شخصیات کی اولادیں ان ہی ممالک میں تعلیم حاصل کرتی ہیں، رہائش اختیار کرتی ہیں، ان کے سب معاملات وہیں ہوتے ہیں؟

قاری حنیف جالندھری: نہیں ایسا نہیں ہے، یہ کسی فرد کا ذاتی معاملہ بھی ہو سکتا ہے، آپ اسے اجتماعی بنیادوں پر طے نہیں کر سکتے ہیں۔

نمائندہ: مدارس کے خودمختارانہ کردار کے حوالے سے بھی کچھ متنازعہ امور پر اتفاق ہوا ہے، اس حوالے سے کیا پیش رفت ہو رہی ہے؟

قاری حنیف جالندھری: مدارس کی اسناد ان کے نصاب تعلیم اور طریقہ تعلیم وغیرہ کے حوالے سے ہماری بات چیت ہو رہی ہے، ابھی کئی ماہ سے یہ معاملہ التوا کا شکار ہے، صدر جنرل پرویز مشرف سے ملاقات میں ہم ان امور پر بات کریں گے، ہم مدارس کی آئینی و قانونی حیثیت پر بات کرنا چاہتے ہیں، جس طرح آغا خان بورڈ کو ایک خودمختارانہ حیثیت میں تسلیم کیا گیا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ مدارس کے تمام وفاق بورڈوں کو ایسے ہی اختیارات حاصل ہوں۔ ہم امتحانات لینے اور اپنے طریقہ تعلیم کے نفاذ اور اسناد کے حوالے سے کچھ مطالبات پر بات کر رہے ہیں، اس پر کافی کام ہو چکا ہے، مگر اب تک کوئی بات حتمی طور پر طے نہیں ہو سکی ہے۔

نمائندہ: مدارس کے غیر ملکی طلبہ کو ویزا جاری نہ کرنے کا فیصلہ اگر برقرار رہا تو پھر ردعمل کیا ہوگا، کیا اس حوالے

سے اعلیٰ عدالتوں سے رجوع کیا جائے گا؟

قاری حنیف جالندھری: ہم ہر جائز وآئینی حق استعمال کریں گے، ہم سمجھتے ہیں کہ یہ معاملہ انسانی حقوق کا معاملہ ہے، شرعی اعتبار سے، اخلاقی اعتبار سے، خود پاکستان کے قوانین کی رو سے آپ کسی پر پابندی عائد نہیں کر سکتے، ہم مشاورت کریں گے اور متفقہ طور پر اس حوالے سے لائحہ عمل طے کریں گے۔

نمائندہ: ایم ایم اے کی قیادت کے حوالے سے کہا جارہا ہے کہ وہ آپ پر دباؤ ڈال رہے ہیں کہ آپ ان کے ساتھ حکومت کے مخالف تحریک میں شامل ہوجائیں، اس میں کتنی صداقت ہے؟

قاری حنیف جالندھری: نہیں ایسی کوئی بات نہیں، ایم ایم اے کے قائدین اکابر علماء ہیں، ہماری اور ان کی قدر مشترک یہ ہے کہ ہم دین اور مدارس کے لوگ ہیں، مدارس کے طلبہ کی جدوجہد میں صرف ایم ایم اے ہی نہیں پاکستان کا ہر فرد ساتھ ہے، ہم چاہتے ہیں کہ مدارس کا معاملہ اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ کے پلیٹ فارم سے حل ہوجائے، اب حکومت کو بھی سمجھنا چاہئے کہ ہم افہام وتفہیم کے ذریعے مسائل کا حل نکالنا چاہتے ہیں، وہ ہمیں مجبور نہ کرے کہ ہم احتجاج پرغور کریں اس کے بعد تو سارے آپشن کھلے ہیں۔

نمائندہ: گویا ملک گیر احتجاجی تحریک بھی ممکن ہے؟

قاری حنیف جالندھری: جی ممکن تو کچھ بھی ہے، ہم واضح کردینا چاہتے ہیں کہ ہم مدارس کے حقوق اور طلبہ کے جائز حق کا تحفظ کریں گے، ہم نے ماضی میں بھی مدارس کے لئے جدوجہد کی ہے، کسی حکومت کو مدارس کے خلاف اقدامات میں کامیابی نہیں ہوئی، ہم پرامن لوگ ہیں اگر مدارس کے خلاف اقدامات ہوئے تو مزاحمت ہوگی ہم مدارس کے کردار کو مسخ کرنے کی کسی عالمی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ ابھی حال ہی میں امریکی وزیر خارجہ پاکستان آئیں۔ ایسا لگتا ہے کہ اگر امریکی دباؤ کے تحت یہ فیصلہ کیا گیا ہے کیونکہ ان امریکی حکام کا دورۂ پاکستان کے دوران جو ملاقاتیں ہوئی ہیں ان میں جن ایشوز کے بارے میں کہا جارہا ہے ان میں مدارس اور نصاب تعلیم سرفہرست ہیں، لہٰذا ممکن ہے کہ یہ فیصلہ امریکی دباؤ کے تحت کیا گیا ہو، تاہم اس سلسلے میں ہم یہ واضح کردینا چاہتے ہیں کہ اگر حکومت نے یہ فیصلہ واپس نہ لیا اور واضح پالیسی کے تحت غیر ملکی طلبہ کو پاکستان میں قانونی بنیادوں پر تعلیم حاصل کرنے کی اجازت نہ دی گئی تو ہم مدارس کی رجسٹریشن کے حوالے سے حکومت سے اپنا تعاون واپس لے سکتے ہیں، ہم اس حوالے سے غور کررہے ہیں اور مشاورت جاری ہے۔

☆☆☆